آیت نمبر 45

﴿وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ﴾

اور وہ بولا جوان دونوں میں سے بچا تھا اور اسے مدت کے بعد یاد آ گیا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلاؤں گا سو تم مجھے بھیج دو

But the one who was freed and remembered after a time said, "I will inform you of its interpretation, so send me forth."

مفردات کی تشریح

Explanation of Words

ادَّكَرَ ادکارا: یاد آیا۔اس کی اصل اذدکر ہے۔یہ ذکر سے باب افتعل ہے۔پھر ذال دال میں مدغم کر دی گئی،تو ادَّکَرَ بن گیا۔

اور اس سے اسم فاعل مدکر ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17،22،32،40]

اور البتہ ہم نے تو سمجھنے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا پھر کوئی ہے کہ سمجھے

And We have indeed made the Qur'an easy to understand and remember: then is there any that will receive admonition?

أُمَّةٍ: یہاں اس سے مراد لمبی مدت ہے۔گویا کہ معنی یہ ہے: اتنا لمبا وقت کہ جس میں ایک امت یعنی ایک نسل ختم ہو جاتی ہے۔

نحوی وضاحت
Grammatical Explanations

وَقَالَ الَّذِي---------: الَّذِي محل رفع میں فاعل ہے۔اور جملہ نَجَا مِنْهُمَا موصول کا صلہ ہے،اس کی اعراب میں کوئی حیثیت نہیں۔

وَادَّكَرَ: اس کا مفعول محذوف ہے،اور تقدیر: وَادَّكَرَ يوسف.

فَأَرْسِلُونِ: یہ نون وقایہ ہے،اور یاء متکلم محذوف ہے،تو اس کی اصل فَأَرْسِلُونِي ہے۔

أَنَا أُنَبِّئُكُمْ ------ فَأَرْسِلُونِ: كُمْ اور واؤ دونوں ضمیریں بادشاہ اور اس کے (درباری) سرداروں کی طرف لوٹتی ہیں۔اور یہ بھی جائز ہے کہ بطور تعظیم ان دونوں ضمیروں کا مرجع صرف بادشاہ ہی ہو، جیسے اللہ تعالی کے فرمان میں ہے:

{حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ} [المؤمنون: 99]

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو کہے گا اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے

(In Falsehood will they be) Until, when death comes to one of them, he says: "O my Lord! send me back (to life)-,

☆☆☆☆☆

 © copy rights reserved